بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

# روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۹/۴۴

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily **ALFAZL** RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۶ شعبان ۱۳۹۹ھ ۲ وفا ۱۳۵۸ ہش ۲ جولائی ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۴۸


## اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲ وفا (جولائی)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

---

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بلڈ پریشر اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

---

میرے والد محترم کی آنکھوں کو موتیا کی تکلیف ہے اور میری والدہ محترمہ کافی لمبے عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ احبابِ جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

حنیف احمد محمود شاہد مربی جماعت احمدیہ مقیم بدوملہی

---

## بائیسواں ۲۲
## مرکزی سالانہ اجتماع انصاراللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے تمام مجالس کی اطلاع کیلئے اعلان ہے کہ انصاراللہ کا بائیسواں ۲۲ مرکزی سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز مؤرخہ ۲۶-۲۷-۲۸ اخاء/اکتوبر ۱۳۵۸ ہش ۱۹۷۹ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔

تمام انصار سے درخواست ہے کہ وہ اِس اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کردیں۔

قائد عمومی
مجلس انصاراللہ مرکزیہ

---

## بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

# معجزات کی مثال ایسی ہے جیسے چاندنی رات کی روشنی جس میں کچھ بادل بھی ہو

## شب کور جو رات کو نہیں دیکھ سکتا اُس کے لئے یہ چاندنی کچھ مفید نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

### ارشادِ باری تعالیٰ

اَوْ یَکُوْنَ لَکَ بَیْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰی فِی السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِیِّکَ حَتّٰی تُنَزِّلَ عَلَیْنَا کِتٰبًا نَّقْرَؤُہٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ کُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝ (بنی اسرائیل آیت ۹۴)

ترجمہ:۔ (کفار نے کہا کہ) یا تیرا سونے کا کوئی گھر ہو یا تو آسمان پر چڑھ جائے اور ہم تیرے (آسمان پر) چڑھ جانے پر بھی ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو (اوپر جاکر) ہم پر کوئی کتاب (نہ) اُتارے جسے ہم (خود) پڑھیں۔ تو (انہیں) کہہ (کہ) میرا رب (ایسی بیہودہ باتوں کے اختیار کرنے سے) پاک ہے۔ میں (تو) صرف بشر رسول ہوں (آسمان پر نہیں جاسکتا۔)

### حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مَا مِنَ الْاَنْبِیَاءِ نَبِیٌّ اِلَّا اُعْطِیَ مَا مِثْلُہٗ اٰمَنَ عَلَیْہِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا کَانَ الَّذِیْ اُوْتِیْتُہٗ وَحْیًا اَوْحَاہُ اللّٰہُ اِلَیَّ فَاَرْجُوْا اَنْ اَکُوْنَ اَکْثَرَہُمْ تَابِعًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ (بخاری)

ترجمہ:۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) ہر ایک نبی کو بقدر ان آدمیوں کے جو اُن پر ایمان لائے معجزے دیئے گئے اور مجھے بڑا معجزہ وحی دی جو خدا نے مجھ پر بھیجی ہے (یعنی یہ معجزہ دائمی ہے) پس مجھے امید ہے کہ قیامت کے روز میری اُمت سب انبیاء (کی اُمت) سے زیادہ ہوگی۔

### ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۱) "قرآن شریف میں اقتراحی نشان مانگنے والوں کو یہ جواب دیا گیا تھا کہ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ کُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا یعنی خدا تعالیٰ کی شان اِس تہمت سے پاک ہے کہ کسی اس کے رسول یا نبی یا ملہم کو یہ قدرت حاصل ہو کر جو الوہیت کے متعلق خارق عادت کام ہیں ان کو وہ اپنی قدرت سے دکھلائے اور فرمایا کہ ان کو کہدے کہ میں تو صرف آدمیوں میں سے ایک رسول ہوں جو اپنی طرف سے کسی کام کے کرنے کا مجاز نہیں ہوں محض امرِ الٰہی کی پیروی کرتا ہوں۔ پھر مجھ سے یہ درخواست کرنا کہ یہ نشان دکھلا اور یہ نہ دکھلا سراسر حماقت ہے۔ جو کچھ خدا نے کہا وہی دکھلا سکتا ہوں نہ اور کچھ۔"

(تحفہ غزنویہ صفحہ ۱۰۹)

(۲) "درحقیقت معجزات کی مثال ایسی ہے جیسے چاندنی رات کی روشنی جس کے کسی حصہ میں کچھ بادل بھی ہو۔ مگر وہ شخص جو شب کور ہو جو رات کو نہیں دیکھ سکتا اس کے لئے یہ چاندنی کچھ مفید نہیں۔ ایسا تو ہرگز نہیں ہو سکتا اور نہ کبھی ہوا کہ اس دنیا کے معجزات اسی رنگ کے ظاہر ہوں جس رنگ میں قیامت میں ظہور ہوگا۔ مثلاً دو تین سو مُردے زندہ ہو جائیں اور بہشتی پھل ان کے پاس ہوں اور دوزخ کی آگ کی چنگاریاں بھی پاس رکھتے ہوں اور شہر بشہر دورہ کریں اور ایک نبی کی سچائی پر جو قوم کے درمیان ہو گواہی دیں اور لوگ ان کو شناخت کرلیں کہ درحقیقت یہ لوگ مرچکے تھے اور اب زندہ ہو گئے ہیں۔ اور وعظوں اور لیکچروں سے شور مچادیں کہ درحقیقت یہ شخص جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے سچا ہے۔ سو یاد رہے کہ ایسے معجزات کبھی ظاہر نہیں ہوئے اور نہ آئندہ قیامت سے پہلے کبھی ظاہر ہونگے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۳۳)


پبلشر:۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ٭ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ **الفضل** ربوہ

۶ شعبان ۱۳۹۹ھ
۲ وفا ۱۳۵۸ ہش
۲ جولائی ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# تیسری عالمی جنگ کا خطرہ ٹالنے کی ایک اور کوشش

۱۸ جون کو آسٹریا کے دارالحکومت ویانا میں روسی صدر مسٹر برزنیف اور امریکی صدر مسٹر کارٹر نے مہلک ہتھیاروں میں کمی کے ایک معاہدہ پر دستخط کئے ہیں۔ یہ معاہدہ "سالٹ ۲" کے نام سے موسوم ہے۔ اس معاہدہ کو دونوں سربراہوں نے مہلک ہتھیاروں کے مکمل خاتمہ اور عالمی امن کی سمت میں ایک اہم قدم قرار دیا ہے۔ مسٹر برزنیف نے معاہدہ پر دستخط کرنے کے بعد کہا کہ اس معاہدہ پر دستخط کر کے ہم نے ہر انسان کے سب سے مقدس حق کا تحفظ کرنے کی کوشش کی ہے اور وہ ہے زندہ رہنے کا حق۔

بہت سے عالمی سربراہوں نے اس معاہدہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے عالمی امن کے حق میں ایک نیک فال قرار دیا ہے گو بعض حلقوں کی طرف سے اس بیل کے منڈھے چڑھنے کے بارہ میں شکوک و شبہات بھی ظاہر کئے گئے ہیں۔ اور چین کے نائب وزیر اعظم مسٹر لی نے تو یہاں تک کہا ہے کہ یہ توقع رکھنا عبث ہے کہ قصاب اپنے ہاتھ سے چھرا پھینک کر صحیح معنوں میں گوتم بدھ کا روپ دھار لے گا۔

الغرض یہ معاہدہ اور اس کے بارہ میں عالمی سربراہوں اور اخبارات کے ملے جلے ردعمل اور شکوک و شبہات کے آئینہ دار تاثرات اس امر کے غماز ہیں کہ تیسری عالمگیر جنگ کے امکانات اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والی انتہائی ہولناک تباہی نے نوع انسان کو لرزہ براندام کر رکھا ہے کیونکہ تیسری عالمگیر جنگ اگر چھڑی تو انتہائی مہلک اور بربادی افگن ایٹمی ہتھیاروں کے بے محابہ استعمال کی وجہ سے تہذیب و تمدن ہی نہیں روئے زمین سے نوعِ انسان کے نابود ہونے کا خطرہ پیدا ہو جائے گا اس لئے طبعاً ہر کسی کی یہی خواہش ہے اور ہونی بھی چاہیئے اور ہم بھی اس خواہش میں برابر کے شریک ہیں کہ "سالٹ ۲" قسم کے معاہدات عالمی امن کے قیام کا پیش خیمہ ثابت ہوں تا دنیا ایٹمی جنگ کی ہولناکیوں سے محفوظ ہو سکے۔ لیکن اس ضمن میں ایک امر از حد باعثِ تشویش ہے اور وہ یہ ہے کہ تیسری عالمگیر جنگ (جو لازمی طور پر ایٹمی جنگ ہوگی) کے خطرہ کے سدِ باب کی طرف تو سب کی توجہ ہے لیکن اس کے اخلاقی اور روحانی اسباب کی طرف سے سب نے ہی آنکھیں موند رکھی ہیں۔ وہ اسباب یہی ہیں کہ اقوامِ عالم اور ان کے افراد خدا سے برگشتہ ہونے کے باعث اخلاقی اور روحانی اقدار سے یکسر تہی دست ہو چکے ہیں اور بے راہ روی اور راحت کے جنگل میں پھنسے ہوئے ہیں جب تک وہ اس جنگل سے آزاد ہو کر خدا کی طرف واپس نہیں آئیں گے اور اس کی بتائی ہوئی راہوں پر گامزن نہیں ہوں گے وہ تیسری عالمگیر جنگ اور اس کی ہولناکیوں سے بچ نہیں سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے اس صورتِ حال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قرآن مجید میں آخری زمانہ میں رونما ہونے والی ایک انتہائی ہولناک تباہی کی خبر دی ہے اور اس سے بچنے اور محفوظ رہنے کے طریقوں کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس تباہی کی جو تفصیل بیان فرمائی ہے اُس سے واضح طور پر ایٹمی جنگ اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والی ہولناک تباہی کی عکاسی ہوتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ آخری زمانہ میں کافروں اور نافرمانوں پر آنے والی تباہی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا ۝ وَنَرَاهُ قَرِيبًا ۝ يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ كَالْمُهْلِ ۝ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝ وَلَا يَسْأَلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا ۝ يُبَصَّرُونَهُمْ ۚ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ ۝ وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ۝ وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ ۝ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنْجِيهِ ۝ كَلَّا ۖ إِنَّهَا لَظَىٰ ۝ نَزَّاعَةً لِلشَّوَىٰ ۝ تَدْعُو مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ ۝ وَجَمَعَ فَأَوْعَىٰ ۝

(المعارج آیات ۷ تا ۱۹)

ترجمہ:- وہ لوگ (یعنی کفار اور دیگر نافرمان) تو اس عذاب کو دُور سمجھتے ہیں لیکن ہم اسے نزدیک دیکھتے ہیں۔ اُس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہوگا اور پہاڑ دُھنی ہوئی اون کی طرح ہوں گے، اور کوئی دوست کسی دوست کا پُرسانِ حال نہ ہوگا حالانکہ وہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے۔ اُس دن گنہگار پسند کرے گا کہ اگر ممکن ہو تو اُس دن کے عذاب سے چھٹکارا پانے کے لئے بدلے میں اپنے بیٹے کو اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی کو اور اپنے کنبے کو جو اسے پناہ دیتا تھا دے ڈالے بلکہ جو کچھ زمین میں ہے (وہ سب دے ڈالے اور اس طرح) وہ عذاب سے چھٹکارا حاصل کرے۔ (لیکن خبردار رہو) ایسا ہرگز نہیں ہوگا، وہ عذاب تو ایک شعلہ زن آگ ہے کھال ادھیڑنے والی ہے۔ وہ اسے آواز دے کر بلائے گی جس نے پیٹھ پھیر لی اور روگردانی کی ہوگی۔ اور جس نے مال جمع کیا ہوگا اور اسے بند کر کے رکھا ہوا ہوگا۔

یہ بھی درست ہے کہ ان آیات میں اگلے جہان میں دوزخ کے عذاب کا نہایت ہی دردناک نقشہ کھینچا گیا ہے لیکن اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ایٹمی ہتھیاروں کے پھٹنے کے نتیجہ میں رونما ہونے والی انتہائی ہولناک تباہی کی طرف بھی ان میں اہت واضح اشارہ موجود ہے۔ دوسری جنگِ عظیم کے اختتام پر ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرنے سے جو ہولناک تباہی رونما ہوئی یا تیسری عالمگیر جنگ میں ہلاکت خیز ایٹمی ہتھیاروں کے بے محابہ استعمال کے نتیجہ میں جو بے مثال تباہی اور بربادی پورے کرۂ ارض پر پھیل سکتی ہے اور جس نے بالخصوص مغرب کی مالدار اقوام کو لرزہ براندام کر رکھا ہے یہ آیات اُس پر بھی ہو بہو صادق آتی ہیں۔ ایک شعلہ زن آگ کے نتیجہ میں آسمان کا پگھلے ہوئے تانبے کی طرح نظر آنا اور پہاڑوں کا ریزہ ریزہ ہو کر دُھنی ہوئی اُون کی طرح فضا میں بکھر جانا ایٹمی ہتھیاروں کے نتیجہ میں کرۂ ارض پر بھڑکنے والی دوزخ کی صحیح عکاسی پر دلالت کرتا ہے۔

پھر اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ تیسری عالمگیر جنگ ایک ہولناک عذاب کی صورت میں بلاوجہ رونما نہیں ہوگی بلکہ دُنیا کی تمام قوموں اور ان کے بیشتر افراد کے بگڑ جانے اور اسلام کی شکل میں نازل ہونے والے خدائی احکام کو مسترد کرنے اور صریحاً نافرمانی کی راہ اختیار کرنے کے نتیجہ میں یہ جنگ بیک وقت پورے کرۂ ارض پر مسلط کی جائے گی۔ دُنیا کی تمام قومیں تیسری عالمگیر اور انتہائی ہولناک پہلی ایٹمی جنگ کے نتیجہ میں رونما ہونے والی ممکنہ عالمگیر تباہی و بربادی کے تصوّر سے لرز تو رہی ہیں اور اس کے کبھی نہ چھڑنے کی متمنّی بھی ہیں اور بالخصوص دُنیا کی دو "سُپر پاورز" یعنی دو سب سے بڑی طاقتور قومیں جنہوں نے ساری دُنیا کی دولت کو اپنے ہاں سمیٹ کر اسے انتہائی مہلک ہتھیاروں کی شکل میں بند کر رکھا ہے اس جنگ کے امکان کو دُور کرنے کے لئے دوڑ دھوپ بھی کر رہی ہیں چنانچہ مہلک ہتھیاروں میں کمی سے متعلق روس اور امریکہ کا حالیہ سمجھوتہ اسی دوڑ دھوپ کی ایک کڑی ہے لیکن وہ لرزہ براندام کرنے والی اس تیسری عالمگیر جنگ کے اصل سبب کو دُور کرنے سے ہنوز غافل ہیں۔ وہ اسلام کو قبول کر کے خدا تعالیٰ کی جناب میں جھکنے اور بے راہ روی سے باز آنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اندریں صورت یہ دو بڑی طاقتیں تیسری عالمی جنگ یا پہلی ایٹمی عالمگیر جنگ کے خطرہ کو وقتی طور پر ٹال تو سکتی ہیں لیکن اس خطرہ کو کُلی طور پر دُور نہیں کر سکتیں تاوقتیکہ وہ خدا کی طرف واپس نہ آئیں اور کھلی نافرمانی اور بے راہ روی اور فساد فی الارض سے باز آکر اُس کی کامل فرمانبرداری اختیار نہ کریں۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ
اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# قرآن مجید کی رُو سے بعض سائنسی انکشافات کا محاکمہ اور اغلاط کی نشاندہی

## نظامِ کائنات سے متعلق بعض قرآنی علوم کی سائنسی بنیاد تلاش کرنے کی اہمیت

(یوسف سہیل شوق)

اگر آج یہ خبر آجائے کہ امریکہ یا روس کے کسی مصنوعی سیارے نے مریخ یا کسی اور سیارہ میں واقع مخلوق دریافت کر لی ہے۔ اور اس کی تصویریں زمین پر بھیج دی ہیں۔ تو یہ خبر دنیا بھر کے اخباروں کی چیختی چلاتی سرخیوں کا عنوان بن جائے گی۔ لیکن ایک احمدی کے لئے اس میں حیرانی کی کوئی بات نہیں ہوگی ....

اسی طرح سے اگر آج ایک ماہر ارضیات یعنی جیالوجسٹ اپنے تجربات کی روشنی میں قطعی طور پر یہ بات ثابت کر دے کہ حضرت آدم علیہ السلام جس جنت میں رہتے تھے۔ وہ زمین پر دریافت کر لی گئی ہے اور وہ مشرق وسطیٰ کے فلاں ملک میں واقع ہے۔ تب بھی یہ خبر مشرق و مغرب کے اخباروں کی شہ سرخی کا موضوع بن جائے گی۔ مگر ایک احمدی کے لئے اس میں کوئی نئی بات نہ ہوگی۔

اگر ایک صبح اخباروں میں یہ چھپے کہ ڈارون کا یہ نظریہ کہ انسان کی پیدائش بندر سے ہوئی ہے۔ غلط قرار دے دیا گیا ہے تو ایک احمدی اسے پرانی ہی خبر بتائے گا یہ خبر ایک احمدی کے لئے حیران کن کیوں نہیں ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اجرام فلکی میں آبادی کی خبر ۸۷ سال پرانی ہے حضرت آدم کی جنت کی خبر تقریباً ۸۷ سال پرانی ہے۔ اور ڈارون کے نظریے کے غلط ہونے کی خبر تقریباً ۵۰ سال پرانی ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بے مثال اور مقدس علم کلام میں جگہ جگہ یہ انکشافات پہلے ہی کر دیئے ہیں۔ یہ ایسی خبریں ہیں جو کہ جدید سائنس کی دنیا میں انقلاب لا سکتی ہیں۔ لیکن یہ ساری باتیں قرآن حکیم کی تفسیر کرتے ہوئے بیان کی گئی ہیں۔ اور یہی وہ روحانی خزائن ہیں۔ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لٹائے ہیں ہمیں امید ہے کہ احمدی بیالوجسٹ جیالوجسٹ اسٹرونومسٹ اور دیگر ماہر سائنسدان اس طرف توجہ دے رہے ہوں گے۔ اسی طرح بفضلہ تعالیٰ ان کی تحقیقاتوں اور تجربات کا رخ قرآن حکیم کی طرف مڑ جائے گا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تفاسیر میں کچھ تحریر فرمایا ہے۔ وہ اس حقیقت کا آئینہ دار ہے کہ ان برگزیدہ اور خدا رسیدہ ہستیوں نے سائنسی علوم کے بارہ میں بڑے ہی تہلکہ خیز انکشافات کئے ہیں۔ ان کے جدید سائنس پر بہت دور رس اثرات مرتب ہوں گے۔ اگر احمدی سائنسدان اپنی تحقیقاتوں کا رخ قرآن حکیم کی طرف موڑیں گے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفاسیر کی روشنی میں کام کریں گے۔ تو ان کو محیر العقول کامیابی حاصل ہوگی۔ ذیل میں چند ایسی اہم باتیں اور انقلاب انگیز نظریات درج کئے جاتے ہیں۔ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے پاک علم کلام سے حاصل کئے گئے ہیں

اس سلسلے میں یہ بات قابل غور ہے کہ یہ علوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلی بار دنیا کے سامنے اس دور میں پیش کئے ہیں جبکہ ان کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام میں سے یہ اقتباس نہایت ہی معنی خیز اور اور غور و فکر کے لائق ہے۔ اور اس اقتباس کے بعد ان انکشافات کا مضمون اور بھی لطف دے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"میں یقیناً جانتا ہوں کہ اب وہ زمانہ آگیا ہے۔ کہ اسلام اپنا اصلی رنگ نکال لائے گا۔ اور وہ اپنا کمال ظاہر کرے گا۔ جس کی طرف آیت لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ کُلِّهٖ (صف ع ۱) میں اشارہ ہے۔ سنت اللہ اسی طرح واقع ہے کہ خزائن، معارف و دقائق اسی قدر ظاہر کئے جاتے ہیں۔ جس قدر ان کی ضرورت پیش آتی ہے۔ سو یہ زمانہ ایک ایسا زمانہ ہے۔ جو اس نے ہزارہا عقلی مفاسد کو ترقی دے کر اور بے شمار معقولی شبہات کو منصۂ ظہور لاکر بالطبع اس بات کا تقاضا کیا ہے کہ ان اوہام و اعتراضات کے رفع دفع کے لئے فرقانی حقائق و معارف کا خزانہ کھولا جائے۔ بے شک یہ بات یقینی طور پر ماننی پڑے گی کہ حق کے مقابل پر اب معقول پسند دل کے دلوں میں اوہام باطلہ پیدا ہوئے ہیں اور عقلی اعتراضات کا ایک طوفان برپا ہوا ہے۔ اس کی نظیر کسی زمانے میں پہلے زمانوں میں سے نہیں پائی جاتی۔ لہٰذا ابتداء سے اس امر کو بھی کہ ان اعتراضات کا براہین شافیہ و کافیہ سے بحوالہ آیات قرآن مجید بکلی استیصال کر کے تمام ادیان باطلہ پر فوقیت ظاہر کر دی جائے۔ اسی زمانہ پر چھوڑا گیا تھا۔ کیونکہ پیش از ظہور مفاسد کی اصلاح کا تذکرہ محض بے محل تھا۔ اسی وجہ سے حکیم مطلق نے ان حقائق اور معارف کو اپنی کلام پاک میں مخفی رکھا اور کسی پر ظاہر نہ کیا۔ جب تک ان کے اظہار کا وقت آگیا۔ ہاں اس وقت کی اس نے پہلے سے اپنی کتاب عزیز میں خبر دے رکھی تھی۔ جو آیت هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی میں صاف اور کھلے طور پر مرقوم ہے۔ سو اب وہی وقت ہے کہ ہر ایک شخص روحانی روشنی کا محتاج ہو رہا ہے۔ سو خدا تعالیٰ نے اس روشنی کو دے کر ایک شخص کو دنیا میں بھیجا۔ وہ کون ہے؟ وہ یہی ہے جو بول رہا ہے۔"

(ازالہ اوہام بحوالہ روحانی خزائن جلد سوم صفحہ ۱۵۵)

اس کے بعد اب ان انکشافات کو پڑھئے جنہیں کل جب سائنس ثابت کرے گی تو احمدیوں کے لئے وہ معمولی باتیں قرار پائیں گے۔ ہم توقع رکھتے ہیں کہ انشاء اللہ العزیز ان باتوں کو سائنسی اور عقلی طور پر ثابت کرنے والے بھی احمدی ہی ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"قرآن کریم کی سورۃ عصر سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا یہ زمانہ حضرت آدم علیہ السلام سے ہزار ششم پر واقع ہے یعنی حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے یہ چھٹا ہزار جاتا ہے۔ اور ایسا ہی احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ آدم سے لے کر آخر تک دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے۔ (تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۴۵)

"ہمارے ابوالنوع آدم صفی اللہ کی پیدائش کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت تک یہی مدت گذری تھی۔ یعنی ۴۷۳۹ برس بحساب قمری اور ۴۵۹۸ برس بحساب شمسی (تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ حاشیہ نمبر ۲۴۷)

اور پھر فرمایا

يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ یعنی آسمان کے لوگ بھی اس نام کو پاکی سے یاد کرتے ہیں۔ اور زمین کے لوگ بھی۔ اس آیت میں اشارہ فرمایا کہ آسمانی اجرام میں آبادی ہے۔ اور وہ لوگ بھی پابند خدا کی ہدایتوں کے ہیں۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۷۵)

"... وہ بہشت جس میں حضرت آدم رہتے تھے وہ بھی زمین پر ہی تھا۔" (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۴۴۵ ۷ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء)

ان اہم پیش خبریوں کے سرسری ذکر کے بعد دنیا کے ایک انتہائی اہم نظریے کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ یہ ارتقاء انسانی EVOLUTION کا نظریہ ہے۔ جس کا سب سے پہلا داعی مشہور ماہر حیاتیات ڈارون تھا جس نے یہ نظریہ پیش کیا کہ انسان جانوروں کی ایک ترقی یافتہ شکل ہے۔ اور یہ نظریہ دنیا بھر کے کالجوں اور یونیورسٹیوں کے نصابوں میں شامل ہے۔ اور اسے علم حیاتیات کی مبادیات میں شامل سمجھا جاتا ہے۔ اب اندازہ لگائیے۔ اگر آج سائنسی بنیادوں پر غور کر کے اس نظریئے کو غلط ثابت کر دیا جائے۔ تو دنیا بھر کے نصابوں میں کتنی اہم تبدیلیاں آئیں گی۔ اور علم حیاتیات میں کتنا بڑا انقلاب رونما ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ حضرت آدم کے بارے میں مختلف آیات قرآنی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"میں سب سے پہلے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آدم علیہ السلام کے ذکر سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ بشر کی پیدائش آدم کے ذریعہ سے ہوئی ہے۔ یا یہ کہ خدا تعالیٰ نے یکدم ایک بشر یعنی آدم کو پیدا کر دیا۔ اور پھر اس کی پسلی سے اس کے لئے بیوی بنا دی اور ان سے آگے نسل انسانی چلی۔ اس خیال کی تصدیق قرآن کریم سے ہرگز نہیں ہوتی بلکہ یہ بیان بائیبل اور

دوسری کتب کا ہے۔ اور اسے غلطی سے اسلام کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد اول جزو اول ص۲۸۵)

اب ڈارون کے نظریہ کی طرف آئیے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:۔

"زمانۂ حال کے فلاسفر سائنسدانوں میں سے ڈارون نے یہ نکتہ پیش کیا ہے۔ کہ لمبے عرصہ کے تغیر کے بعد زندگی کے ذرہ نے ترقی شروع کی اور مختلف شکلوں سے ترقی کرتے ہوئے ایک جانور سے جو موجودہ بندر کے مشابہ تھا انسان بنا۔ اس فلسفہ کے ماتحت انسانی پیدائش ذرۂ حیات کی ترقی کی آخری کڑی ہے۔ اور فوری طور پر کوئی انسان پیدا نہیں ہوا۔۔۔ قرآن کریم نے ان سب سے مختلف اور نیا راستہ دنیا کی پیدائش کے راز کو کھولنے کا اختیار کیا ہے۔ قرآنی تعلیم سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں ارتقاء کا قانون ضرور رائج ہے۔ روحانی دنیا میں بھی اور مادی دنیا میں بھی۔ مادی دنیا بھی ایک لمبے ارتقاء کے بعد کمال کو پہنچی ہے۔ اور روحانی دنیا بھی ایک لمبے ارتقاء کے بعد کمال کو پہنچی ہے۔ مگر قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق یہ اصل ماننے کے قابل نہیں کہ انسان مختلف حیوانوں کی ارتقائی حالت کی آخری کڑی ہے۔ قرآن کریم کے نزدیک انسانی ارتقاء بھی ذات میں مستقل اور جداگانہ ہے اور حیوانی ترقی کا ارتقائی مظہر نہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد اول جزو اول صفحہ ۲۹۰)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے سورہ نوح کی آیت مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ... الخ کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا ہے۔

"اس سے پیدائش انسانی کے بارے میں مندرجہ ذیل امور پر روشنی پڑتی ہے۔ اول انسانی پیدائش کئی دوروں میں ہوئی اور ہر دور اپنی خاصیتوں اور انسانی طاقتوں کے لحاظ سے دوسرے دور سے مختلف تھا۔ دوم یہ کہ جبکہ ابھی زمین و آسمان اپنی موجودہ شکل میں نہ تھے۔ تو اس وقت بھی ذرۂ حیات انسانی کسی نہ کسی شکل میں موجود تھا جو بعد میں انسان بنا تیسری بات یہ کہ کرۂ ارضی اپنی موجودہ شکل میں آیا۔ تو انسان پر ایک نیا دور آیا۔ اور اس نے ایک کمزور وجود سے ترقی کر کے حرکت کرنے والے وجود کی شکل اختیار کر لی۔ اور چوتھی بات یہ کہ انسان مر کر جب مٹی میں مل جاتا ہے۔ تو اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ انسان کی ابتدا مٹی سے ہی ہوئی تھی۔"

اس طرح سے انسانی ارتقاء کو حیوانی ارتقاء سے تمیز کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ایک نہایت اہم نکتہ جو کہ احمدی بالعموم اور خصوصی طور پر علم حیاتیات سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے اہم ہے۔ ہم حضورؓ کے الفاظ میں ہی درج کرتے ہیں۔ حضورؓ تفسیر کبیر جلد اول جزو اول کے صفحہ ۲۹۲ پر اس سلسلہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"فرماتا ہے اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ (دھر ع ۱) پھر ہم نے انسان کو حیوانی حالت میں بدل دیا۔ اور اس کی پیدائش نطفہ امشاج سے ہوتی شروع ہوئی، امشاج مشیج سے نکلا ہے۔ جس کے معنے مختلط کے ہیں۔ یعنی مرکب ملا ہوا (اقرب) پس اس آیت کے معنے یہ ہوئے کہ انسانی نطفہ مرکب القویٰ ہے۔ اور اس میں بہت سی قوتوں کو جمع کیا گیا ہے یہ ایک امتیاز ہے جو انسانی نطفہ اور دوسرے حیوانوں کے نطفوں میں پایا جاتا ہے۔ دوسرے حیوانوں کے نطفے امشاج نہیں یعنی ان کے اندر مختلف طاقتوں کا مجموعہ نہیں اور انہیں مختلف راہوں کے اختیار کرنے کی طاقت نہیں جبکہ انسان کے نطفے میں یہ خصوصیت ہے کہ اس سے پیدا ہونے والا وجود مختلف القویٰ ہوتا ہے اور ہر انسان اپنے اندر جدا مزاج اور مختلف راستوں پر چلنے کی طاقت رکھتا ہے تمام باقی حیوانوں کی نسل نطفۂ امشاج سے پیدا نہ ہونے کے سبب سے اپنے باپ دادوں کے راستہ پر چلتی ہے۔ اور آج کا بندر وہی طاقتیں رکھتا ہے جو ہزاروں سال پہلے کا بندر رکھتا تھا۔ اور آج کا شیر وہی دماغی حالت رکھتا ہے۔ جو ہزاروں سال پہلے کا شیر رکھتا تھا۔ مگر انسان کی اولاد بوجہ نطفۂ امشاج سے پیدا ہونے کے اپنے آباء سے مختلف ہونے کی طاقت رکھتی ہے۔ اور بالفعل اس کا اظہار کرتی رہتی ہے۔ اور علوم و فنون میں ترقی کرتی جاتی ہے۔"

(ایضاً ص۲۹۳)

اس کے علاوہ جو اہم نکات اس جگہ حضور رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمائے ہیں ان میں آپ نے بتایا ہے کہ قرآن کریم کے نزدیک بشر کی پیدائش یکدم نہیں ہوئی۔ اور اس کا آغاز حضرت آدمؑ سے نہیں ہوا۔ اور تمام نسل انسانی حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد نہیں بلکہ حضرت آدم علیہ السلام بشر کی اس حالت کے پہلے ظہور تھے۔ جس سے وہ حقیقی طور پر انسان کہلانے کا مستحق ہوا اور شریعت کا بوجھ اٹھانے کے قابل ہوا۔ اور حضرت آدم علیہ السلام کے وقت میں دنیا پر اور بھی بہت سے انسان موجود تھے۔ اور حوا کو آدم کی پسلی سے پیدا کیا جانا ایک استعارہ ہے۔ نہ کہ واقعی آدم کی پسلی سے ان کی بیوی کو پیدا کیا گیا ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ مردوں کو اپنی بیویوں سے نرمی اور ملاطفت سے پیش آنا چاہئیے اور جبر اور دباؤ سے کام لے کر ان کی پسلی کو سیدھا کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئیے

ان سب باتوں کی پوری تفصیل سے مطالعہ کرنے کے لئے تفسیر کبیر جلد اول جزو اول کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ قرآن حکیم دنیاوی خیالات کے مقابلہ پر ایک جنگی بہادر اور شیر کی طرح نکلے گا اور تمام ایسے خیالات کو جو کہ قرآن کریم کے مخالف ہیں غلط قرار دے دے گا۔ چاہے ان کی پشت پر کتنی ہی سائنسی اور عقلی دلیلیں ہوں۔ یاد رہے کہ سائنس انسانی عقل سے ہی تخلیق ہوئی ہے۔ اور جس طرح عقل انسانی دھوکا اور غلطی کھا سکتی ہے۔ اسی طرح سائنسی اصول بھی غلطی پر استوار ہو سکتے ہیں۔ اور اسی لئے آئے دن بدلتے رہتے ہیں۔ اس سلسلے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ ذیل ارشاد قابل غور ہے۔ اور آج کی صورت حال پر بعینہٖ فٹ بیٹھتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"دیکھو دنیوی علوم جو اکثر مخالف قرآن کریم اور غفلت میں ڈالنے والے ہیں۔ کیسے آج کل ایک زور سے ترقی کر رہے ہیں اور زمانہ اپنے علوم ریاضی اور طبعی اور فلسفہ کی تحقیقاتوں میں کیسی ایک عجیب طور کی تبدیلیاں دکھلا رہا ہے۔ کیا ایسے وقت میں ضرور نہ تھا کہ ایمانی اور عرفانی ترقیات کے لئے بھی دروازہ کھولا جاتا۔ تا شرور و مفاسد کی مدافعت کے لئے آسانی پیدا ہو جاتی۔ سو یقیناً سمجھو کہ وہ دروازہ کھولا گیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے ارادہ کر لیا ہے کہ تا قرآن کریم کے عجائبات مخفیہ اس دنیا کے متکبر فلسفیوں پر ظاہر کرے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اب وہ ایک جنگی بہادر کی طرح نکلے گا ہاں وہ ایک شیر کی طرح میدان میں آئے گا۔ اور دنیا کے تمام فلسفہ کو کھا جائے گا۔ اور اپنا غلبہ دکھائے گا۔ اور لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کی پیشگوئی کو پوری کر دے گا۔ اور پیشگوئی لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمْ کو روحانی طور سے کمال تک پہنچائے گا۔ کیونکہ دین کا زمین پر بوجہ کمال قائم ہونا محض جبر و اکراہ سے ممکن نہیں۔ دین اس وقت زمین پر قائم ہوتا ہے۔ کہ جب اس کے مقابلہ پر کوئی دین کھڑا نہ رہے اور تمام مخالف سر ڈال دیں۔ سو اب وہی وقت آ گیا۔"

(ازالہ اوہام بحوالہ روحانی خزائن جلد سوم ص۱۶۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# تاریخ احمدیت کا ایک ورق

## آج سے ۴۶ سال پہلے —— ۲ جولائی ۱۹۳۳ء

# صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا نکاح اور خاندان اور جماعت کو حضرت مصلح موعودؓ کی خصوصی نصیحت

## "جب تک ہم مغربی تہذیب کی ایک ایک اینٹ کو ریزہ ریزہ نہیں کر دیتے چین کی نیند نہیں سو سکتے"

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی (رضی اللہ عنہ) نے آج سے ۴۶ سال پہلے ۲ جولائی ۱۹۳۳ء کے روز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک نافلہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد (ایدہ اللہ تعالیٰ) کا نکاح حضرت صاحبزادی منصورہ بیگم صاحبہ دختر نیک اختر حجۃ اللہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کے ساتھ پڑھا۔ اسی روز حضورؓ نے صاحبزادہ مرزا منصور احمد کے نکاح کا بھی اعلان فرمایا۔

اس پُرمسرّت اور بابرکت تقریب کی جان حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا وہ تاریخی خطبہ ہے جو کہ آپ نے اس موقع پر ارشاد فرمایا۔ آپ کے اس خطبہ میں آپ کا خطاب خصوصی طور پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور عمومی طور پر احباب جماعت احمدیہ سے تھا۔ اس میں آپ نے نہایت احسن رنگ میں اشاعت اسلام کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امّت محمدیہ کی تباہی کے وقت امید ظاہر کی ہے لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِّنْ فَارِسَ اور یقین ظاہر کیا کہ اس فارسی النسل موعود کی اولاد دنیا کے لالچوں، حصول اور ترقیات کو چھوڑ کر صرف ایک کام کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دے گی اور وہ کام یہ ہے کہ دنیا میں اسلام کا جھنڈا بلند کیا جائے ایمان کو ثریا سے واپس لایا جائے اور مخلوق کو آستانۂ خدا پر گرایا جائے۔ یہ امید کہ جو خدا کے رسولؐ نے کی اب میں ان پر چھوڑتا ہوں کہ وہ اس کا کیا جواب دیتے ہیں۔ خواہ میری اولاد ہو یا میرے بھائیوں کی وہ اپنے دلوں پر غور کر کے اپنی فطرتوں سے دریافت کریں کہ اس آواز کے بعد ان پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ....

آج دجّالی فتنہ جس رنگ میں دنیا پر غالب ہے اس کی تصویر کھینچنے کی مجھے ضرورت نہیں۔ کوئی چیز آج اسلام کی باقی نہیں۔ نہ تمدنی احکام قائم ہیں نہ شخصی احکام قائم ہیں۔ ہر چیز میں آج تبدیلی کر دی گئی ہے پس جب تک اسے مٹانے کے لئے ہمارے اندر دیوانگی نہ ہوگی جب تک ہمیں اس

## تہذیب مغربی سے بُغض

نہ ہوگا۔ اتنا بغض کہ اس سے بڑھ کر کسی اور چیز سے بُغض نہ ہو، اس وقت تک ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہم میں سے جو بھی شخص مغربی تہذیب کا دلدادہ ہے جو بھی اس تہذیب سے متاثر ہے، وہ روحانی میدان کا اہل نہیں۔ جس تہذیب نے ہمارے مقدس آقاؐ کی تصویر کو دنیا کے سامنے بُرے رنگ میں پیش کیا ہے جس تہذیب نے اسلامی تمدن کی شکل کو بدل دیا۔ جب تک ہم اس کی ایک ایک اینٹ کو ریزہ ریزہ نہ کر دیں کبھی چین اور اطمینان کی نیند سو نہیں سکتے۔ وہ لوگ جو یورپ کی نقالی کرتے ہیں جو مغربیّت کی رَو میں بہتے چلے جاتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہمارے تن بدن میں تو ان کی ہر چیز کو دیکھ کر آگ لگ جانی چاہیئے کیونکہ ہم اور مغربیت ایک جگہ نہیں جمع ہو سکتے

## یا ہم زندہ رہیں گے یا مغربیت زندہ رہیگی

... انگریز اور مغربیت میں فرق ہے۔ انگریز انسان ہیں اور ویسے ہی انسان ہیں جیسے کہ ہم اور اس لحاظ سے انگریز ہدایت پا سکتے ہیں لیکن مغربیت ہدایت نہیں پا سکتی۔ وہ شیطان کا ہتھیار ہے اور جب تک اسے توڑا نہیں جائے گا دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں سے اگر کوئی شخص مغربیّت کی نقل کا ذرّہ بھی مادہ اپنے اندر رکھتا ہے تو وہ مسیح موعودؑ کا حقیقی بیٹا نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ اس نے اس آواز کو نہیں سنا جسے پھیلانے کے لئے مسیح موعودؑ مبعوث ہوئے۔ پس میں وضاحت سے ان کو یہ پیغام پہنچاتا اور وضاحت سے ہر ایک کو ہوشیار کرتا ہوں کہ میں ایسے خیال اور ہر ایسے شخص سے بیزار ہوں جس کے دل میں مغربیت کی نقل کا ذرّہ بھی مادہ پایا جاتا ہے اور جو دین کی خدمت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ خواہ وہ میرا بیٹا ہو یا میرے کسی عزیز کا۔ میں نے ہمیشہ یہ دعا کی ہے اور متواتر کی ہے کہ اگر میرے لئے وہ اولاد مقدر نہیں جو دین کی خدمت کرنے والی ہو تو مجھے اولاد کی ضرورت نہیں اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اسی دعا کی آخر دم تک توفیق عطا فرمائے۔ ہمارے سامنے ایک عظیم الشان کام ہے۔ اتنا عظیم الشان کہ اس سے بڑھ کر کوئی اور کام نہیں ہو سکتا ہمارے سامنے ایک فتنہ ہے، اتنا بڑا فتنہ کہ اس کے برابر دنیا میں اور کوئی فتنہ نہیں اگر ہم اس کام کی سرانجام دہی کے لئے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جاتے اور اس فتنہ کے مقابلہ کی ضرورت اپنے دلوں میں محسوس نہیں کرتے تو میں نہیں سمجھ سکتا کہ ہم دنیا میں ذرہ سی عزت کے بھی مستحق ہیں ... یہ وہ چیز ہے جس کو میں آج پیش کرتا ہوں اور اگرچہ میں پہلے بھی اسے پیش کرتا رہا ہوں لیکن کچھ دنوں سے ایک طاقت مجھے مجبور کر رہی ہے کہ میں واضح طور پر یہ بات پیش کر دوں۔"

(الفضل ۲۶ اگست ۱۹۳۴ء)

اس نکاح کے قریباً ایک ماہ بعد حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ) کی شادی کی بابرکت تقریب عمل میں آئی ۴ اگست ۱۹۳۴ء کو برات مالیر کوٹلہ گئی جو کہ حضرت ام المومنینؓ، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ، حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ، حضرت سیدہ امّ ناصر صاحبہؓ (حرم اوّل حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ) حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحبؓ اور حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد پر مشتمل تھی۔ اگلے روز ۵ اگست ۱۹۳۴ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ خود بھی کار میں مالیر کوٹلہ تشریف لے گئے حضور انور تو اسی روز واپس تشریف لے آئے جبکہ برات ۶ اگست بروز دوشنبہ بارہ بجے دن کی گاڑی میں قادیان واپس پہنچی۔ اسٹیشن پر بہت بڑا ہجوم برات کے خیر مقدم کے لئے موجود تھا۔ مسجد مبارک سے لے کر قادیان کے اسٹیشن تک دو رویہ رنگدار جھنڈیاں لہرا رہی تھیں کئی جگہ اعزازی دروازے نصب تھے اور مختلف مقامات پر موزوں اشعار اور دعائیہ کلمات کے قطعات آویزاں تھے۔ گاڑی کی آمد سے قبل ریلوے اسٹیشن پر ہر طرف خوشی و مسرت کا سماں تھا۔ گاڑی پلیٹ فارم پر پہنچی تو مجمع نے

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# عشرہ وصولی چندہ وقفِ جدید دفتر بالغان

## یکم جولائی تا ۱۰ رجولائی ۱۹۷۹ء

### وقفِ جدید کی رُوح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-
"وقف جدید کی روح یہ ہے کہ وقف کی روح کے ساتھ بنی نوع انسان کی خدمت میں وسعت پیدا کی جائے"

مکرم امراء صاحبان اور صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ احباب جماعت کو اس روح سے روشناس کروانے کی غرض سے نیز جماعت کو اس اعلیٰ مقصد کی خاطر بیش از بیش مالی قربانی پر آمادہ کرنے کے لئے یکم تا ۱۰ رجولائی "عشرہ وقف جدید" منائیں۔ اس دوران کوشش کی جائے کہ کیا بلحاظ تعداد چندہ دہندگان اور کیا بلحاظ مقدار چندہ آپ کی جماعت پہلے سے بہت بڑھ کر قربانی کا مظاہرہ کرے اس عشرہ کی رپورٹ بھجواتے وقت ان مخلصین کا خاص طور پر ذکر فرمائیں جنہوں نے اس کار خیر میں نمایاں خدمت سرانجام دی ہو۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

## گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں فرسٹ ایئر (آرٹس و سائنس) میں داخلہ کے لئے درخواستیں مجوزہ فارم پر ۱۱ رجولائی ۱۹۷۹ء تک مع کریکٹر اور تفصیلی نمبروں کے سرٹیفکیٹ کے مطلوب ہیں۔ فارم داخلہ کالج کے دفتر سے دفتری اوقات میں حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ سرگودھا بورڈ کے علاوہ کسی دوسرے بورڈ سے آنے والی طالبات اپنی درخواست کے ہمراہ ٹرانسفر سرٹیفکیٹ ضرور منسلک کریں۔ منتخب امیدوار طالبات کی فہرست مورخہ ۱۲ ؁۷۹ کو کالج نوٹس بورڈ پر لگا دی جائے گی۔ فیس داخلہ کی ادائیگی ۲۰ رجولائی تک لازمی ہوگی۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

## ضروری تصحیح

۳۰ رمئی ۱۹۷۹ء کی اخبار الفضل کے سیریل نمبر ۲۵۷ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ کے نام کے ساتھ غلطی سے مرحومہ لکھا گیا ہے۔ بفضل خدا محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر اختر محمود صاحب آف لاہور "حیات" ہیں۔ ہسپتال اس غلطی کی معذرت چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ کو درازیٔ عمر عطا فرمائے اور اپنا خاص فضل فرمائے۔ آمین۔

ڈاکٹر مرزا منور احمد
چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ۔

## پنجاب یونیورسٹی میں داخلہ

طلباء کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی لاہور کے تمام شعبہ جات میں ایم اے / ایم ایس سی اور بی فارمیسی میں داخلے ۳۰ رجون ۱۹۷۹ء سے شروع ہو رہے ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۱۴ رجولائی ہے۔ مزید معلومات اور رہنمائی کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

منور احمد نعیم صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور
کمرہ نمبر ۳۵۳ - ۳۲۶ - ہاسٹل نمبر ۲
نیو کیمپس پنجاب یونیورسٹی لاہور ٹیلی فون ۸۵۰۳۱۶

## تاریخِ احمدیت کا ایک ورق

بقیہ صفحہ ۵

نعرہ ہائے تکبیر، مرزا غلام احمد کی جے حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد، مرزا ناصر احمد زندہ باد کے نعروں سے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ حضرت امیر المومنین نے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو گاڑی سے اترتے ہی مبارکباد دی اور پھولوں کا ہار پہنایا۔ بعد ازاں جلوس آہستہ آہستہ واپس روانہ ہوا۔ اہل جلوس خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ بابرکت اشعار پڑھتے رہے جو آپ نے اپنی ذریت طیبہ کے متعلق فرمائے تھے۔ جلوس جب احمدیہ چوک تک پہنچا تو حضرت اقدس نے مسجد مبارک میں کھڑے ہو کر دعا کروائی۔ ۸ راگست کو حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے 'دار الحمد' میں دعوتِ ولیمہ دی گئی۔ جو لوگ اس دن شامل نہ ہو سکے ان کو ۹ راگست کو مسجد اقصیٰ میں دعوت دی گئی اور مستورات کی ضیافت کا انتظام ۱۰ راگست کو کیا گیا۔ اس بابرکت تقریب پر مقامی سکولوں اور صدر انجمن کے دفاتر میں تعطیلِ عام رہی۔ (مرتبہ: یوسف سہیل شوقی ربوہ)

## ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے محترم ڈاکٹر طارق احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر احمدیہ ہسپتال آگونا سویڈرو کو مورخہ ۷ رجون ۱۹۷۹ء بروز جمعرات کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ الحمد للہ۔ عزیزہ نومولودہ مکرم غلام مصطفیٰ صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ کٹک اڑیسہ بھارت کی پوتی اور مکرم محترم سید محمد سرور شاہ صاحب جماعت احمدیہ بھوبنیشر کی نواسی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، خادمہ دین، صالحہ اور والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

سید شمشاد احمد ناصر مبلغ سلسلہ احمدیہ
گھانا۔ مغربی افریقہ

## درخواست ہائے دعا

۱۔ میری بچی عزیزہ حمیرا (عمر سوا سال) نمونیہ ہو جانے کی وجہ سے سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت سے اس کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خواجہ محمد لطیف ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

۲۔ میرے والد محترم محمد شریف خان صاحب فیکٹری ایریا ربوہ عرصہ چھ ماہ سے بعارضہ شوگر و خرابیٔ جگر سخت بیمار ہیں۔ علاج کی غرض سے لاہور جا رہے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خداوند کریم انہیں جلد کامل شفاء عطا فرمائے۔ آمین۔

(مظفر احمد داؤد۔ انسپکٹر مال وقف جدید۔ ربوہ)

۳۔ میرے اباجان سید ظہور احمد ڈپٹی ڈائریکٹر زرعی ترقیاتی بینک آف پاکستان کو کافی عرصے سے دل کی تکلیف ہے۔ اب چند دنوں سے روزانہ ہی تکلیف ہو جاتی ہے جس کا اثر بہت دیر تک رہتا ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنا خاص فضل فرماتے ہوئے معجزانہ طور پر کامل صحتیابی عطا فرمائے اور ہر قسم کی پریشانیوں سے دور رکھے۔ آمین۔

(سیدہ رفیقہ ظہور۔ دار الرحمت غربی ربوہ)

۴۔ عزیزم محمد رفیع خان صاحب شہزادہ کراچی اپنی بیرون ملک ملازمت کے سلسلہ میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(سید سجاد احمد۔ ربوہ)

## ضرورت ہے

(۱) ایک محنتی اور تجربہ کار ٹائپسٹ کی جو اکاؤنٹنٹ کا کام بھی جانتا ہو۔

(۲) ایئر کنڈیشننگ انجینئر ڈپلومہ ہولڈر کی ضرورت ہے۔

درخواستیں ۷ رجولائی تک آجانی چاہئیں۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائیگی۔

ر۔ الف معرفت ملک عبد الرب
۲/۲ ریلوے روڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وصایا

**ضروری نوٹ:۔**
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

**مسل نمبر ۲۴۱۶۲**

میں محمد انور سلطان ولد محمد رمضان صاحب قوم بھٹی راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۳/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۶۰۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد محمد انور سلطان
10.W.99 بلاک K.P.T کراچی۔
گواہ شد صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔
گواہ شد قاضی غلام یحییٰ ولد قاضی سید احمد صاحب۔ ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی ع۴۔

**مسل نمبر ۲۴۱۶۳**

میں منصور احمد مبشر ولد حکیم محمد صدیق صاحب قوم بھٹہ پیشہ مربی سلسلہ عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۵/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۵۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد منصور احمد مبشر
دواخانہ طب جدید۔ ربوہ
گواہ شد محمد اسمٰعیل دیالگڑھی ۵/۲ دار الرحمت غربی ربوہ۔
گواہ شد حکیم محمد صدیق وصیت نمبر ۵۳۵۹۔

**مسل نمبر ۲۴۱۶۴**

میں یاسمین احمد ولد چوہدری ناصر محمد صاحب سیال قوم سیال پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

سونے کی بالیاں ۱/۲ تولہ اور گارلٹ سیٹ مالیت -/۶۶۵ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ یاسمین احمد
B-162 دار الصدر ربوہ
گواہ شد ظہور احمد باجوہ ولد شیر محمد صاحب۔ دار الصدر شمالی ربوہ۔
گواہ شد رشید احمد ولد نور حسین صاحب دار العلوم غربی ربوہ۔

**مسل نمبر ۲۴۱۶۶**

میں امۃ الرحیم سلمیٰ زوجہ محمد اکرم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ -/۲۰۰۰ روپے۔
۲۔ زیور طلائی ۳ ۱/۲ تولہ مالیت -/۳۵۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ — روپے ماہوار آمد بصورت — ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا۔ کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ امۃ الرحیم سلمیٰ
گواہ شد ڈاکٹر محمد شفیع وصیت نمبر ۲۲۸۴۳
گواہ شد محمد دین ولد حسین بخش صاحب۔

## اعلان نکاح

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ولد چوہدری عنایت اللہ صاحب کاہلوں چک نمبر ۱۱۷ سانگلہ ہل چھور مغلیاں کا نکاح ہمراہ عزیزہ قانتہ صدیقہ بنت مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب کاہلوں مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے ۲۲ جون ۱۹۶۹ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(چوہدری محمد حسین چیمہ
سول ہسپتال سرگودھا)

الفضل میں
اشتہار دے کر اپنی تجارت
کو فروغ دیں

# * سمن برگ * سمن زار و رحمان آباد

ہاؤسنگ سکیموں کی شاندار کامیابی کے بعد اٹلس انٹرنیشنل کی جانب

سے جدید دور کی عمدہ سہولیات سے آراستہ ایک اور

## عظیم الشان رہائشی منصوبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# الحمرا ٹاؤن

ایل ڈی اے سے منظور شدہ

### محل وقوع

یونیورسٹی نیو کیمپس سے صرف ۲½ میل کے فاصلے پر۔

### پلاننگ

جدید ترین تیکنیک سے آراستہ و مغربی طرزِ رہائش کے معیار کے مطابق

### بینک

مسلم کمرشل بنک۔ وحدت روڈ۔ لاہور

### نقشہ ملحقہ آبادی

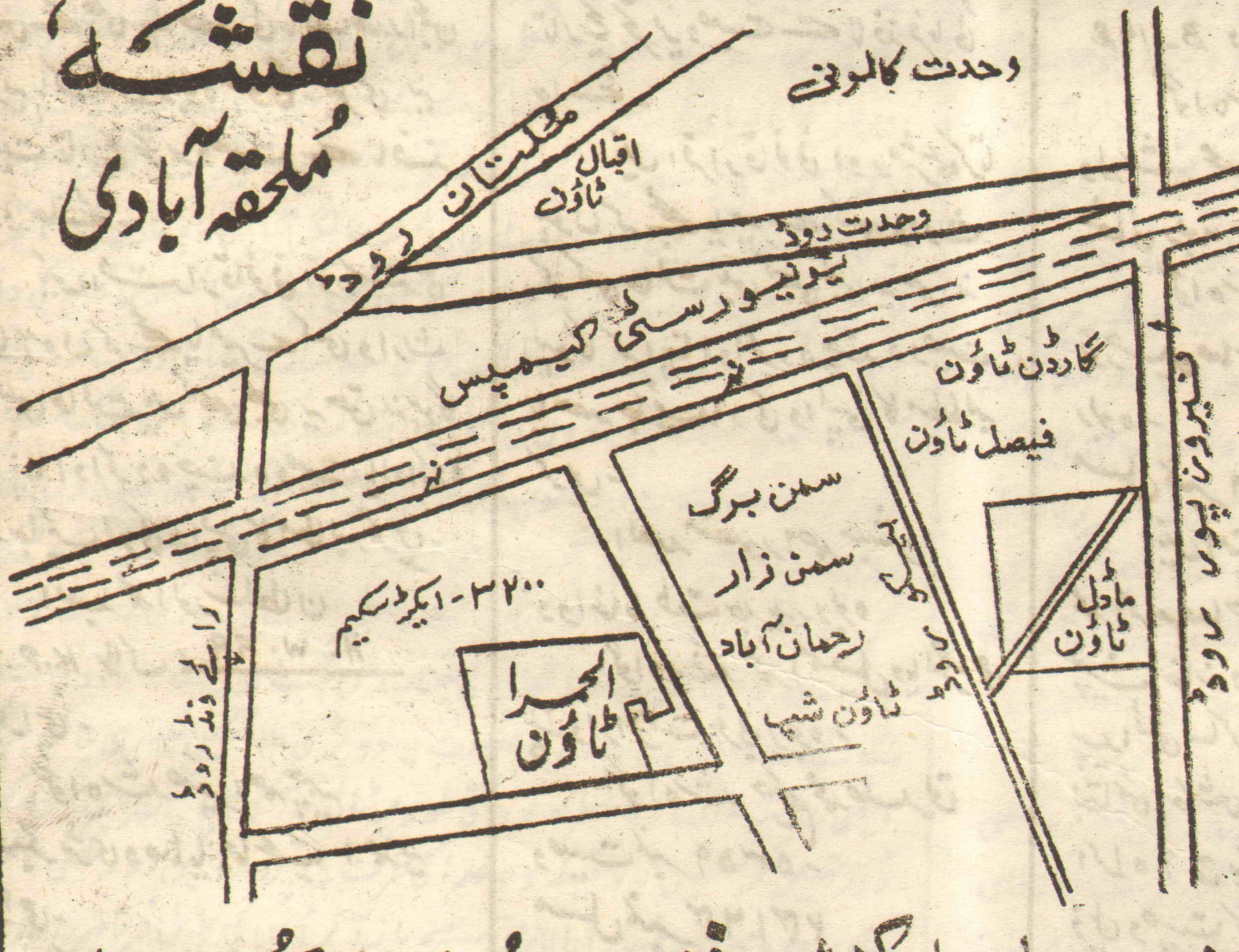


### خصوصیات

- جدید ٹرانسپورٹ کا انتظام
- تعلیمی و طبی سہولت کے لئے سکول و ہسپتال
- سرسبز و شاداب علاقہ
- تفریح کے لئے پارک
- وسیع و عریض شاپنگ مرکز
- بجلی، پانی و سیوریج کا جدید ترین انتظام
- مسجد ○ مہذب ماحول ○ کشادہ سڑکیں
- بیرون ممالک میں مقیم پاکستانیوں کے لئے مخصوص پلاٹ

پراسپکٹس دفتر سے مفت حاصل کیجئے۔ دفتر بروز جمعہ بھی کھلا رہے گا۔

اوقاتِ رابطہ: صبح ۸ بجے تا ایک بجے دوپہر ــــ ۳ بجے دوپہر تا ۸ بجے رات ــــ فون نمبر ۸۵۳۱۰۲

ڈویلپمنٹ کا آغاز کر دیا گیا ہے

## اٹلس انٹرنیشنل

فیض روڈ۔ مسلم ٹاؤن۔ لاہور